سلسلہ
مواعظ حسنہ
نمبر ۱۲۱

علاجُ الغیبت

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

خانقاہ امدادیہ اشرفیہ گلشن اقبال کراچی

سلسلہ مواعظ حسنہ نمبر ۱۲۱

عِلاجُ الغیبت

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ

حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

حسبِ ہدایت وارشاد

حلیم الامت حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد مظہر صاحب دامت برکاتہم

بہ فیضِ صحبتِ ابرار یہ دردِ محبّت ہے
بہ اُمّیدِ نصیحت دوستو اسکی اشاعت ہے

محبّت تیرا صدقہ ہے ثمر ہیں تیرے نازوں کے
جو میں یہ نشر کرتا ہوں خزانے تیرے رازوں کے

انتساب

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجدّدِ زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

کے ارشاد کے مطابق حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی جملہ تصانیف و تالیفات

محی السنہ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اور

حضرت اقدس مولانا شاہ عبد الغنی صاحب پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ

اور

حضرت مولانا شاہ محمد احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

کی

صحبتوں کے فیوض و برکات کا مجموعہ ہیں

ضروری تفصیل

وعظ : علاج الغیبت

واعظ : عارف باللہ مجدِ دِ زمانہ حضرتِ اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وعظ : ۱۴۱۹؁ھ مطابق ۱۹۹۹؁ء

ترتیب و تصحیح : جناب سید عمران فیصل صاحب (خلیفہ مُجازِ بیعت حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ)

تاریخ اشاعت : ۲۱ ربیع الثانی ۱۴۳۶؁ھ مطابق ۱۱ فروری ۲۰۱۵؁ء

زیرِ اہتمام : شعبہ نشر و اشاعت، خانقاہ امدادیہ اشرفیہ، گلشن اقبال، بلاک ۲، کراچی

پوسٹ بکس:11182رابطہ:92.21.34972080+ اور 92.316.7771051+

ای میل:khanqah.ashrafia@gmail.com

ناشر : کتب خانہ مظہری، گلشن اقبال، بلاک ۲، کراچی، پاکستان

قارئین و محبین سے گزارش

خانقاہ امدادیہ اشرفیہ کراچی اپنی زیرِ نگرانی شیخ العرب والعجم عارف باللہ حضرتِ اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی شایع کردہ تمام کتابوں کو ان کی طرف منسوب ہونے کی ضمانت دیتا ہے۔خانقاہ امدادیہ اشرفیہ کی تحریری اجازت کے بغیر شایع ہونے والی کسی بھی تحریر کی حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب ہونے کی ذمہ داری خانقاہ امدادیہ اشرفیہ کی نہیں۔

اس بات کی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجدِ دِ زمانہ حضرتِ اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی کتابوں کی طباعت اور پروف ریڈنگ معیاری ہو۔الحمدللہ اس کام کی نگرانی کے لیے خانقاہ امدادیہ اشرفیہ کے شعبۂ نشر و اشاعت میں مختلف علماء اور ماہرین دینی جذبے اور لگن کے ساتھ اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔اس کے باوجود کوئی غلطی نظر آئے تو ازراہ کرم مطلع فرمائیں تاکہ آیندہ اشاعت میں درست ہو کر آپ کے لیے صدقۂ جاریہ ہو سکے۔

ناظم شعبۂ نشر و اشاعت
خانقاہ امدادیہ اشرفیہ

عنوانات

علاج الغیبت

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی اَمَّا بَعْدُ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اَلْغِیْبَۃُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا[1]

غیبت کسے کہتے ہیں؟

آج چند مختصر گزارشات پیش کروں گا کیوں کہ میری طبیعت کچھ ناساز ہے۔ آج کل ایک مرض بہت عام ہے حالاں کہ اس مرض کے بارے میں سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اَلْغِیْبَۃُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا غیبت زِنا سے بھی زیادہ شدید گناہ ہے۔ اور دوسری حدیث میں ہے: مَنِ اغْتِیْبَ عِنْدَہٗ أَخُوْہُ الْمُسْلِمُ وَإِنْ لَّمْ یَنْصُرْہُ أَدْرَکَہُ اللہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ[2] اگر کسی کے سامنے کسی مسلمان کی غیبت کی جائے اور وہ یہ کہے کہ آپ نے بہت اچھا کیا کہ ایک راز آؤٹ کر دیا، مجھ کو بھی کچھ ڈاؤٹ یعنی شبہ ہو رہا تھا۔ اگر غیبت کرنے والا قسم کھالے کہ یقیناً فلاں کے اندر یہ مرض یا یہ گناہ ہے تو بھی غیبت حرام ہے، اور اگر اس میں وہ مرض اور عیب نہیں ہے تو یہ بہتان ہے۔ اگر کسی پر جھوٹا الزام لگا کر اس کی رُسوائی اور بُرائی بیان کی جائے تو یہ جھوٹا الزام لگانا بہتان ہے۔ غیبت کہتے ہیں سچے عیب بیان کرنے کو اور بہتان کہتے ہیں کسی پر جھوٹا الزام لگانے کو۔

---

۱ شعب الایمان للبیہقی: ۹/۹۸ (۶۳۱۵)، فصل فیما ورد من الاخبار فی التشدید، مکتبۃ الرشد، ریاض

۲ مصنف عبد الرزاق: ۱۱/۱۷۸ (۲۰۲۵۸)، باب الاغتیاب الشتم، المکتب الاسلامی، بیروت، ذکرہ بلفظ فنصرہ نصرہ اللہ فی الدنیا والاٰخرۃ وإن لم ینصرہ أدرکہ اللہ فی الدنیا والاٰخرۃ

غیبت اور بہتان میں فرق

بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ بات میں ان کے منہ پر کہہ دوں، بالکل سچ کہہ رہا ہوں، میں قسم کھا سکتا ہوں کہ ان میں یہ عیب ہے۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اگر سچ ہے جب ہی تو غیبت ہے، اگر اس میں یہ عیب نہ ہوتا تب تو بہتان ہوتا۔ غیبت اسی کا نام ہے کہ کسی میں سچا عیب ہو۔ اپنے مسلمان بھائی کے سچے عیب کا تذکرہ بھی مت کرو، خود اس مسلمان بھائی سے کہہ دو کہ آپ ایسا کام نہ کیا کریں۔

اللہ کے بندوں کو رُسوا کرنا حرام ہے

غیبت کے حرام ہونے کا حکم اللہ تعالیٰ کی شفقت، رحمت اور محبتِ عظمیٰ کا عکاس ہے۔ جیسے کسی کا بیٹا نمازی نہیں ہے اور ابا اس کے کان کھینچتا ہے، گوشمالی کرتا ہے اور سزا بھی دیتا ہے لیکن اگر لوگ جگہ جگہ بیٹھ کر آپس میں اس کے بیٹے کا تذکرہ کریں کہ فلاں کا بیٹا بے نمازی ہے تو یہ بات باپ کو ناگوار گزرے گی۔ ہمارے گناہوں پر اللہ تعالیٰ کو تو حق حاصل ہے کہ چاہیں تو سزا دیں اور چاہیں تو معاف کردیں، ہم ان کے غلام ہیں، یہ مالک و غلام کا معاملہ ہے لیکن غلاموں اور بندوں کو اللہ نے یہ حق نہیں دیا کہ وہ آپس میں میرے بندے کی رُسوائی کا تذکرہ کریں۔

اپنے بندے کی بُرائی کا دوسرے بندوں سے تذکرہ کرنے کو پسند نہ کرنا دلیل ہے کہ ہمارے ربا کو ہم سے ابا سے بھی زیادہ محبت ہے۔ جیسے ابا نہیں چاہتا کہ کوئی میرے بچوں کی غیبت کرے، خود چاہے ڈانٹ دے چاہے کان اینٹھ دے، مگر ابا کو پسند نہیں ہے کہ میرے بیٹے کے جگہ جگہ ریلوے اسٹیشنوں پر یا ہوٹلوں میں تذکرے ہو رہے ہوں۔ تو ربا کو بھی یہ پسند نہیں ہے کہ میرے بندوں کی غیبت ہو۔

ماں باپ سے پوچھتا ہوں کہ کیا تمہاری شفقت اور رحمت متقاضی نہیں ہے کہ تمہارے بچوں کی ادھر ادھر بُرائی نہ ہو تو اللہ تعالیٰ کی رحمت و شفقت بھی پسند نہیں کرتی کہ میرے بندوں کے ادھر ادھر تذکرے ہوں۔ یہ غیبت کے حرام ہونے کی عظیم عظیم عظیم

دلیل ہے کہ حق تعالیٰ کو اپنے غلاموں کی آبرو کا کتنا خیال ہے۔ حق تعالیٰ کو اپنے بندوں کی آبرو کا بے حد خیال ہے کہ ہمارے بندوں کو کوئی بے عزت نہ کرے۔

آپ نے کبھی کسی انسان کے دُم دیکھی ہے؟ لیکن جتنے جانور ہیں، ہر جانور کے دُم ہے کیوں کہ وہ پاجامہ نہیں پہن سکتے، لنگی نہیں باندھ سکتے، ان میں عقل نہیں ہے لہٰذا اللہ تعالیٰ نے جانوروں کی شرم گاہوں پر دم لٹکادی تاکہ جانوروں کی ذلت و رسوائی نہ ہو۔ جس اللہ کو جانوروں کی پردہ پوشی کا خیال ہے وہ انسانوں پر کتنی رحمت فرماتا ہوگا، ایسے مالک پر اگر کروڑوں جانیں فدا کردو تو بھی اللہ تعالیٰ کا حق ادا نہیں ہوسکتا۔

کن لوگوں کی بُرائی بیان کی جاسکتی ہے؟

البتہ جس کا نقصان متعدی ہو اس کی بُرائی کے بارے میں دوسروں کو بتاسکتے ہیں مثلاً کوئی دین سے گمراہ انسان ہے، گمراہی کا لٹریچر لکھتا ہے، امت کو گمراہ کرنے کی کوشش کررہا ہے تو علماء پر فرض ہے کہ اس کے خلاف لکھیں کہ یہ شخص گمراہ ہے، اس کی کتابیں مت پڑھیں، اس کی باتیں مت سنیں۔ مگر جس کا ضرر متعدی نہیں ہے، اس کا اپنا ذاتی فعل ہے تو اس کو تنہائی میں سمجھادو۔ مثلاً کوئی شراب پیتا ہے تو تنہائی میں اس کو سمجھادو کہ ایسا کرنا ٹھیک نہیں ہے، لیکن جگہ جگہ اس کا تذکرہ مت کرو۔

بزبانِ رسالت غیبت کے زنا سے اشد ہونے کی وجہ

صحابہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ غیبت زنا سے اشد کیوں ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ غیبت مخلوق کا حق ہے لہٰذا اللہ تعالیٰ سے بھی معافی مانگے اور مخلوق سے بھی معافی مانگے اور زِنا صرف اللہ تعالیٰ کا حق ہے مخلوق کا حق نہیں ہے۔

جس کی غیبت کی ہو اس سے معافی مانگنا کب واجب ہے؟

جس کی غیبت کی گئی ہے اگر اس کو اطلاع ہوگئی تو اس سے معافی مانگنی پڑے گی اور اگر اطلاع نہیں ہے تو جس مجلس میں غیبت کی ہے اس مجلس میں یہ کہے کہ مجھ سے نالائقی

ہوگئی، وہ صاحب ایسے نہیں ہیں، اور اسے کچھ پڑھ کر بخش دیں، تین مرتبہ قُلۡ ھُوَ اللّٰہُ یا کچھ اور پڑھ کر ایصالِ ثواب کر دیں۔

غیبت پر معافی مانگنا اس وقت واجب ہے جب اس شخص کو غیبت کی اطلاع ہو جائے، مثلاً کراچی والا لاہور والے کی غیبت کر رہا ہے مگر اس کو خبر نہیں ہے تو لاہور والے سے معافی مانگنا واجب نہیں ہے کیوں کہ ابھی اس کو اطلاع نہیں ہوئی لہٰذا اذیت نہیں پہنچی۔ یہ تحقیق حکیم الامت مجدد الملت مولانا اشرف علی تھانوی صاحب کی ہے، اس کو کم لوگ جانتے ہیں۔ ورنہ بعض لوگ نادانی سے خط لکھتے ہیں کہ میں نے آپ کی غیبت کی اس لیے معافی چاہتا ہوں۔ بلاوجہ اس کا دل خراب کیا اور اس کو اور غصہ آتا ہے کہ عجیب دوست ہے، تعلقات میں بھی بدمزگی پیدا ہو جاتی ہے۔ لہٰذا جب تک جس کی غیبت کی ہے اس کو خبر نہ ہو اس سے معافی مانگنا واجب نہیں۔

غیبت کا کفارہ کیا ہے؟

جن لوگوں سے غیبت کی ہے ان لوگوں سے یہ کہہ دینا چاہیے کہ میں بہت نالائق ہوں، مجھ سے کمینہ پن ہو گیا ہے، ان صاحب میں تو بہت سی خوبیاں ہیں، لہٰذا آپ لوگ بھی اس سے اپنا دل صاف کر لیں اور اس کو کچھ پڑھ کر بخش بھی دیں۔ میرا مشورہ ہے کہ روزانہ تین مرتبہ قُلۡ ھُوَ اللّٰہُ شریف پڑھ کر تمام امت کو بخش دو اور خدا سے یہ عرض کرو کہ اے اللہ! اگر ہم نے کسی کا حق مارا ہو، کسی کی غیبت کی ہو، کسی کو بُرا بھلا کہا ہو تو اس قُلۡ ھُوَ اللّٰہُ شریف پڑھنے کا ثواب قیامت کے دن اسے دے کر ہمارا راضی نامہ کرا دیں۔

تو یہ اسلام کے برحق ہونے کی بہت بڑی دلیل ہے کہ غیبت کی معافی مانگنا اس وقت واجب ہے کہ جس کی غیبت کی اس کو اطلاع ہو جائے لیکن اگر اسے خبر نہیں ہے تو جس مجلس میں غیبت کی وہیں کہہ دو کہ بھائی مجھ سے نالائقی ہو گئی اور میں توبہ کرتا ہوں، ان سے زیادہ تو ہم عیب دار ہیں، ایسا کون بندہ ہے جو بے عیب ہو۔ اور تین مرتبہ قُلۡ ھُوَ اللّٰہُ شریف پڑھ کر اسے بخش دو۔ اور اللہ سے دعا کر لو کہ اے اللہ! قیامت کے دن راضی نامہ کرا دینا۔ لیکن اگر اسے پتا چل گیا مثلاً کوئی آدمی یہاں سے لاہور گیا اور اسے بتا دیا کہ کراچی میں فلاں شخص

تمہاری غیبت کر رہا تھا تو پھر اب معافی مانگنا واجب ہو جائے گا کیوں کہ اسے اطلاع ہو گئی ہے۔ بتائیے! یہ مضمون ضروری ہے یا نہیں؟ یہ بہت عظیم مضمون پیش کر رہا ہوں، یہ ہم سب کی بگڑی بنانے کا مضمون ہے۔

حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جس کی غیبت کی گئی جب تک اس کو اطلاع نہ ہو تو اس سے معافی مت مانگو۔ لیکن جس مجلس میں غیبت کی ہے اسی مجلس میں کہہ دو کہ بھائی ہم سے غلطی ہو گئی اور ہم نے اپنی نیکیاں ضایع کر دیں۔ کون ہے جو عیب دار نہ ہو؟ ہمارے اندر ہزاروں عیب ہیں مگر پھر بھی ہم نے بلاوجہ ایک مسلمان بھائی کی آبرو کو نقصان پہنچادیا، ہم اس سے توبہ کرتے ہیں اور آپ سب بھی کچھ پڑھ کر بخش دیں کیوں کہ آپ بھی گناہ گار ہو گئے ہیں کیوں کہ آپ نے بھی غیبت سنی ہے لہٰذا آپ سب بھی تین تین مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ شریف پڑھ کر بخشیں۔

مالی حق محض استغفار کرنے سے معاف نہیں ہو گا

اگر کسی کا مالی حق مارا ہے تو وہ حق دینا پڑے گا، مثلاً کسی کی گھڑی چرا لی تو وہ گھڑی واپس کرنی پڑے گی، صرف پڑھ کر ایصالِ ثواب کرنے سے مالی حق معاف نہیں ہو گا۔ جس کی گھڑی چرائی تھی اگر وہ مر گیا تو اس کی اولاد کو پیسے دینے پڑیں گے،اس کے وارثین کو دینے پڑیں گے۔ لیکن اگر چرانے والا غربت کی مجبوری سے نہیں دے سکا تو ثواب بخشنے سے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن راضی نامہ کرادیں گے، لیکن اگر وہ مال دار ہے پھر بھی کنجوسی کی وجہ سے ادا نہیں کر رہا ہے تو پھر مال ہر صورت میں دینا پڑے گا محض پڑھ کر بخشنے سے یہ گناہ معاف نہیں ہو گا۔

شہوت کے گناہوں کی بندوں سے معافی مانگنا ضروری نہیں

بعض افعال ایسے ہوتے ہیں جن میں صاحبِ حق سے معافی مانگنا واجب نہیں ہے بلکہ معافی نہ مانگنا واجب ہے۔ جیسے فرسٹ ایئر میں لڑکے کا کسی لڑکی سے غلط معاملہ، نامناسب، غیر شریفانہ، بے حیائی کا کوئی کام ہو گیا، یوں سمجھیے کہ زنا ہو گیا، اس کے بعد وہ اللہ والا بن گیا،

توبہ کرلی، کسی شیخ سے مرید ہو گیا، تو اب لڑکی سے معافی مانگنا واجب نہیں ہے بلکہ معافی نہ مانگنا واجب ہے کیوں کہ اس سے اس کو اذیت پہنچے گی، تکلیف ہو گی، شرم وحیا آئے گی اور مسلمان کو اذیت پہنچانا حرام ہے۔ اگر یقین نہ آتا ہو اور اس بات کا تجربہ کرنا ہو تو ذرا مفعول سے معافی مانگ کر دیکھیے، ڈنڈا لے کر نہ دوڑا دے تو کہنا۔ اور یہ عقل کے بھی خلاف ہے کہ وہی لڑکی جس سے نامناسب حرکت صادر ہو گئی، اس کے بچے بھی وہاں بیٹھے ہوئے ہیں، اب اس سے جا کر معافی مانگنے میں سخت فتنہ ہے۔ یہ اسلام کے حقانی ہونے کی دلیل ہے ورنہ کوئی معمر خاتون سے کہے کہ جب ہم تم کلاس فیلو تھے تو آپ کے ساتھ مجھ سے کچھ گستاخی، کچھ نالائقی، کچھ گناہ ہو گیا تھا، تو اس کو کتنی تکلیف ہو گی۔ لہٰذا یہ اسلام کے حقانی ہونے کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زنا کو اپنا حق رکھا ہے، بس اللہ سے معافی مانگ لو۔

ایسے ہی کسی لڑکے کے ساتھ بد فعلی ہو گئی ہو، وہ لڑکا بعد میں ڈاکٹر بن گیا، اب جا کر اس کے مریضوں کے سامنے کہہ رہا کہ آپ کے ساتھ میں نے جو گناہ کیا تھا میں اس کی معافی مانگنے آیا ہوں، تو اسے کتنی شرمندگی ہو گی۔ اللہ تعالیٰ پر قربان جائیے کہ اللہ تعالیٰ نے بندوں سے آپس میں شہوت کی بیماری جیسے افعال کی معافی مانگنا جائز ہی نہیں رکھا، بس اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لو۔

شہوت کے گناہ کی معافی کا الہامی مضمون

مگر اس معافی میں یہ مضمون ہو کہ اے اللہ! میری شہوت سے جتنے گناہ ہوئے ہیں وہ سب معاف فرما دیجیے اور ان سے ہم کو جو نقصان پہنچا ہے اس کی تلافی بھی کر دیجیے، کیوں کہ عادت خراب ہونے سے بار بار گناہ کا تقاضا شدید ہوتا ہے۔ ایک مرتبہ جس نے گناہ کیا ہے، ساری زندگی اس کو مجاہدہ کرنا پڑے گا۔ اور دوسری دعا یہ مانگو کہ جس کے ساتھ میں نے گناہ کیا ہے، اس کی جو عادت میں نے خراب کی ہے اس کا وبال بھی میرے سر نہ آئے ورنہ سیئہ جاریہ کا وبال بھی ہو گا۔ اگر کسی کے ساتھ گناہ کر لیا تو اس کا سکھایا ہوا یہ گناہ جب دوسرا کرے گا تو گناہ سکھانے والے کو بھی اس کا گناہ ملے گا۔

اس لیے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرو کہ ہمارے گناہوں کے نقصاناتِ لازمہ جو ہماری

ذات کو پہنچے ان کو معاف فرمادیجیے، معافی بھی دے دیجیے اور تلافی بھی کردیجیے کہ ہم دوبارہ اس گناہ کو نہ کریں، ہمارے ملکۂ بے حیائی کو ملکۂ حیا سے تبدیل فرمادیجیے۔ کیوں کہ ہر گناہ سے انسان بے شرم ہو جاتا ہے، ہر گناہ سے انسان بے حیا ہو جاتا ہے، لباس تک اتر جاتا ہے، حیا نہیں رہتی، اگر حیا ہوتی تو گناہ نہیں ہو سکتا۔ اور جس کے ساتھ گناہ کرتا ہے اس کی بھی حیا ختم کرتا ہے، یہ بے حیا بھی ہے اور دوسروں کے لیے حیا سوز بھی ہے۔ لہٰذا یہ دعا بھی کرو کہ اے اللہ! میرے گناہوں سے جس جس مخلوق کو نقصان پہنچا اور ان کی عادتیں خراب ہوئیں آپ ان سب کو ولی اللہ بنادیجیے، اور نقصاناتِ متعدیہ یعنی گناہوں کے جو جراثیم دوسروں تک پہنچ گئے اے اللہ! آپ اپنی شانِ کرم کے شایانِ شان اس کی تلافی فرمادیجیے، میرے گناہ معاف کردیجیے اور مجھ کو اللہ والا بنادیجیے لیکن میں نے گناہ کرکے جس مخلوق کی عادت خراب کی ان کو بھی اللہ والا بنادیجیے، نقصاناتِ لازمہ بھی معاف فرمائیے اور میری بے حیائی، بے غیرتی اور بے شرمی کی جو خبیث عادت ہے اس کو حیا سے تبدیل فرمادیجیے اور میری غیر شریفانہ حرکت کو شرافت سے بدل دیجیے۔ جن لوگوں کے ساتھ ہم سے گناہ ہوا اور ان کی عادتیں خراب ہوئی ہیں وہ گناہ میرے اوپر وبال نہ بنیں لہٰذا ان لوگوں کو بھی اللہ والا بنادیجیے، متقی کردیجیے تاکہ ان کا بُرا عمل میرے لیے سیئہ جاریہ نہ بنے۔ جیسے نیک اعمال کا صدقۂ جاریہ ہوتا ہے ایسے ہی برائی سیئہ جاریہ ہو جاتی ہے۔

غیبت زنا سے اشد اس وجہ سے ہے کہ غیبت کا معاملہ حقوق العباد میں سے ہے، جب تک مخلوق معاف نہیں کرے گی معاف نہیں ہو گا۔ اور زنا کا مسئلہ یہ ہے کہ اگر اللہ سے رو رو کر معافی مانگ لے اور اپنی اصلاح کے ساتھ ساتھ جس کے ساتھ غلطی ہوئی اس کی اصلاح کی بھی دعا کرے کہ یا اللہ! میری بے حیائی کی وجہ سے اس کی جو حیا ختم ہوئی ہے، ہماری بے حیائی سے آپ کی جس جس مخلوق کی حیا ختم ہوئی ہے تو ہمیں بھی معاف کردیجیے اور ان کو بھی معاف کردیجیے، ہمیں بھی ولی اللہ بنادیجیے اور ان کو بھی ولی اللہ بنادیجیے، ہمیں بھی تقویٰ دے دیجیے اور اس کو بھی تقویٰ دے دیجیے تاکہ وہ آیندہ جو گناہ کرے اس کا وبال میری گردن پر نہ آئے۔

زنا میں صرف اللہ تعالیٰ سے معافی مانگو مگر اس تفصیل کے ساتھ معافی مانگو کہ ہمارے گناہوں کو معاف فرمائیے اور گناہوں کے نقصاناتِ لازمہ اور نقصاناتِ متعدیہ دونوں

کی اپنی شانِ کرم کے شایانِ شان تلافی فرما دیجیے یعنی ہر گناہ سے میری حیا جو بے حیائی سے تبدیل ہوئی اور میری شرافت غیر شرافت سے تبدیل ہوئی اور میرے تقویٰ کی بریک میں جو لوزنگ پیدا ہو گئی اب دوبارہ ہمیں پھر ہمت اور مضبوط بریک عطا فرمائیے اور میرے ذریعے جن لوگوں کو گناہ کی عادتیں پڑ گئی ہیں ان کے گناہ کا وبال میرے سر پر نہ آنے دیجیے، اپنی رحمت سے نقصاناتِ متعدیہ کی بھی تلافی فرما دیجیے اور میرے گناہوں کے متعلقین اور متعلقات کو بھی تقویٰ دے دیجیے تاکہ ہمارا گناہ آگے نہ بڑھے۔

اس دعا کو یاد کر لیجیے کہ یا اللہ! ہمارے گناہوں سے جو نقصاناتِ لازمہ ہماری ذات کو پہنچے اس کی بھی تلافی کر دیجیے یعنی ہمارے اندر غیر شرافت اور بے حیائی کا جو مادہ پیدا ہوا اس کو شرافت اور حیا سے بدل دیجیے۔ اور آیندہ کے لیے ہمیں عزم اور تقویٰ نصیب فرمائیے کیوں کہ بار بار گناہ کرنے سے تقویٰ کے بریک میں لوزنگ آجاتی ہے جس کی وجہ سے بریک فیل ہو جاتی ہے لہٰذا ہمارے تقویٰ کے بریک کو پھر سے ٹائٹ اور رائٹ کر دیجیے تاکہ دوبارہ ہماری موٹر کسی پر سائیڈ نہ کرے۔ آج آپ کو کیسا سائیڈ بزنس بتا رہا ہوں؟

گناہوں کی دو اقسام

گناہ کی دو قسمیں ہیں: لازمہ اور متعدیہ۔ لازمہ یعنی اپنی عادت خراب کی اور متعدیہ یعنی دوسرے کی عادت بھی خراب کی۔ تو اس کو گناہوں سے بچنے کے لیے ساری زندگی شدید مجاہدہ کرنے پڑے گا کیوں کہ ایک گناہ کرنے کے بعد اس کی عادت اس گلی سے گزرنے والے کی سی ہو گئی لہٰذا ساری زندگی مجاہدہ اٹھائے اور اللہ سے یہ بھی دعا کرے کہ میں نے جن لوگوں کے ساتھ گناہ کیا ہے یا اللہ! ان کو بھی ولی اللہ بنا دے، ایسا نہ ہو کہ میری ڈالی ہوئی گناہ کی عادت وہ آگے بڑھائے اور تمام وبال میرے سر آئے۔

میرے مرشد مولانا شاہ ابرار الحق صاحب دامت برکاتہم نے فرمایا کہ اگر کوئی پان کی دُکان یا جنرل اسٹور پر ٹیلی ویژن لگاتا ہے تاکہ زیادہ لوگ آئیں، اب اس ٹیلی ویژن کو جتنے آدمیوں نے دیکھا تو ان سب کو الگ الگ جتنا گناہ ملے گا وہ سب ملا کر ٹیلی ویژن رکھنے والے کے سر پر بھی لادا جائے گا۔ اس لیے یاد رکھو، اگر کسی نے ایک دفعہ بھی گناہ کر کے کسی انسان کی

عادت خراب کی پھر وہ اس عادت کی بنا پر آگے گناہ کرتا ہے تو ان سب کے گناہ کا وبال اس ظالم پر بھی آئے گا جس نے اس کی عادت خراب کی۔

ایک شخص نے کسی کو بچپن میں نقصان پہنچادیا، بچپن میں اس کے ساتھ منہ کالا کرلیا، اب زندگی بھر اس کی جو عادت خراب ہوئی، اگر اس نے سو دفعہ بدفعلی کی تو اس سو بدفعلی کا عذاب اس ظالم اوّل اور خبیث اوّل کو بھی ملے گا، پھر قیامت کے دن پتا چلے گا۔ اس لیے یہ دعا سکھارہا ہوں کہ یااللہ! میرے گناہوں کے نقصانات جو میری ذات کو پہنچے اس کی بھی تلافی فرمادیجیے کہ دو نقصان پہنچے، ایک تو حیا ختم ہوگئی، بے حیائی کا مادہ آگیا، نمبر دو غیر شریفانہ مزاج بن گیا، مزاجِ صالحین نہ رہا۔ گناہ سے مزاجِ صالحین نہیں رہتا بلکہ مزاجِ فاسقین بن جاتا ہے، اور جن لوگوں کے ساتھ ہم سے گناہ ہوئے ان کا مزاج بھی ہم نے بگاڑ دیا، لہٰذا مجھ کو بھی اور ان کو بھی صالح بنادے اور ہمیں حیا، اور تقویٰ والی حیات دے دے، اور جن لوگوں سے گناہوں کی وجہ سے میرا تعلق قائم ہوا عورت ہو یا مرد ہو ان سب کو بھی یا اللہ! تقویٰ دے دے اور میرے گناہ کو جاریہ نہ ہونے دے۔

غیبت سے بچنے کے طریقے

اب وہ دوسری حدیث سن لیں، مشکوٰۃ شریف کی روایت ہے: مَنِ اغْتِيْبَ عِنْدَهٗ أَخُوْهُ الْمُسْلِمُ وَإِنْ لَّمْ يَنْصُرْهُ أَدْرَكَهُ اللهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ کسی کے سامنے کسی مسلمان بھائی کی غیبت ہورہی ہے اور اس کو طاقت ہے کہ اس کو روک دے کہ خاموش ہو جاؤ، میں مسلمانوں کی بُرائی سننا نہیں چاہتا، لیکن اس نے اپنی طاقت کو استعمال نہیں کیا، اسے روکا نہیں غیبت سنتا رہا تو اللہ دنیا اور آخرت دونوں جہاں میں اس کی پکڑ فرمائے گا۔ محدثین نے أَدْرَكَ کی یہ شرح کی ہے: اَیْ اَخَذَهُ اللهُ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ اللہ دونوں جہاں میں اس کو رُسوا کرے گا۔ اس حدیث کو پھر سن لیں کہ جس کے سامنے کسی مسلمان کی غیبت کی جائے اور وہ طاقت رکھتا ہے کہ اس کو رد کردے، کہہ دے کہ بھائی ہمارے سامنے غیبت نہ کیجیے کیوں کہ غیبت کرنا بھی حرام ہے اور سننا بھی حرام ہے، آپ مجھے کیوں حرام کام میں مبتلا کررہے ہیں؟ آپ کسی ولی اللہ کا تذکرہ کریں، کسی بزرگ کی بات سنائیں، اللہ کی

محبت کی کوئی بات سنائیں۔ اگر یہ اس کو غیبت کرنے سے روک دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ دونوں جہاں میں اس کو جزا دے گا، لیکن اگر وہ طاقت ہونے کے باوجود مداہنت یعنی بے جا نرمی کی وجہ سے منع نہیں کرتا، غیبت سنتا رہتا ہے تو اس کا کان مجرم ہو گیا اور اس پر اللہ تعالیٰ کی وعید ہے أَدْرَکَهُ اللهُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ اللہ دونوں جہاں میں اس کو پکڑے گا۔ محدثین نے اس کی شرح یہ کی ہے: اَیْ اَخَذَهُ اللهُ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ دونوں جہاں میں اس کی رُسوائی ہوگی۔ اسی لیے بعض بزرگوں نے یہ شرط لگائی کہ مجھ سے دوستی کی بنیاد کی پہلی شرط یہ ہے کہ جب میری مجلس میں آنا کسی کی بُرائی مت کرنا۔

تو اگر کسی میں غیبت کرنے والے کو روکنے کی طاقت نہ ہو تو اس مجلس سے اٹھ جائے۔ اور اگر کوئی تلوار اور خنجر لیے ہوئے ہو کہ نہیں سنوگے تو مار دوں گا تو مجبوراً بیٹھ جاؤ مگر دل سے بُرا سمجھو، لیکن ایسے حالات بہت شاذ و نادر ہیں کہ غیبت سنانے میں کوئی تلوار بھی استعمال کرتا ہو، ورنہ عام حالات میں یہی حکم ہے کہ اس مجلس سے اٹھ جاؤ ورنہ اتنا ہی کہہ دو کہ ان میں بہت سے خوبیاں بھی ہیں، نرمی سے سمجھا کر کہہ دو کہ بھائی مسلمان ہیں، ان میں کچھ خوبیاں بھی ہیں لہٰذا ان کی بُرائیاں مت بیان کیجیے، ہو سکتا ہے کہ ان کا کوئی عمل اللہ کے یہاں قبول ہو گیا ہو اور وہ بخش دیا جائے اور اللہ کی نظر میں ہمارا آپ کا کوئی عمل قابلِ گرفت ہو اور وہ قابلِ عذاب ہو جائے تب کیا ہو گا؟

حاجی امداد اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے حالات میں لکھا ہے کہ جب کوئی ان کے سامنے غیبت کرتا تھا تو سر جھکائے بیٹھے رہتے تھے اور جب وہ اپنی بات ختم کر لیتا تھا تو فرماتے تھے کہ تم غلط کہتے ہو، تمہاری سب باتیں غلط ہیں۔ بس اس کا منہ چھوٹا سا ہو جاتا تھا اور زندگی بھر کے لیے توبہ کر لیتا تھا کہ اب حاجی صاحب سے کسی کی غیبت نہیں کروں گا۔ اور حضرت حاجی صاحب بھی ایسے سنتے تھے کہ وہ دل میں سوچتا تھا کہ بس آج تو میں نے کامیابی حاصل کر لی، حاجی صاحب سے خوب بُرائی کر کے ان کا دل اس سے بُرا کر دیا، لیکن حاجی صاحب کا آخری جملہ دیکھیے، جب وہ دیکھتے تھے کہ اب یہ تھک گیا ہے، اس نے اپنا کام پورا کر لیا ہے تب فرماتے تھے کہ جتنی باتیں آپ نے کی ہیں سب غلط ہیں۔ لیکن اس پر عمل کرنا ہمارے اور آپ کے لیے جائز نہیں ہے کیوں کہ کسی کی غیبت سننے کے بعد ہو سکتا ہے کہ ہم یہ نہ کہہ سکیں کہ یہ

غلط ہے، ہمارا ایمان اس درجہ کا نہ ہو، اگر مارے ڈر کے یہ نہ کہہ سکے تب کیا ہو گا؟

اسی لیے حکیم الامت فرماتے ہیں کہ احتمالِ معصیت سے بھی بچو۔ جیسے کوئی حسین آرہا ہے یا آرہی ہے تو احتیاطاً اپنا روٹ بدل لو ورنہ شیطان اس کے حسن کا اخروٹ تمہارے منہ میں ڈال دے گا۔ راستہ چلتے ہوئے کوئی حسین صورت سامنے آجائے تو فوراً راستہ بدل لو، فٹ پاتھ بدل لو، اگر ڈرائیونگ نہیں کر رہے ہو تو آنکھوں پر ہاتھ رکھ لو۔ اگر ڈرائیونگ کرتے ہوئے اِدھر اُدھر سے حرام مزہ دل میں آجائے تو اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لو کہ اے اللہ! کوشش تو کی تھی مگر پھر بھی نفس چور نے جو حرام مزہ حاصل کر لیا ہم اس پر نادم اور شرم سار ہیں اور استغفار کرتے ہیں، لہٰذا قبول فرمالیجیے ہمارا استغفار کیوں کہ آپ ہیں ہمارے پروردگار۔ نظر بچانے کی کوشش میں نفس چور نے جو حرام مزہ حاصل کر لیا یا اللہ! ہم اس پر نادم اور شرم سار ہیں اور ہم استغفار کرتے ہیں، ہمارا استغفار آپ قبول فرمالیجیے کیوں کہ آپ ہمارے پروردگار بھی ہیں اور پالنے والا جلد معاف کر دیتا ہے۔

قیامت کے دن اصلی مفلس کون ہو گا؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جانتے ہو مفلس کون ہے؟ جو خوب دنیا میں عبادت کرتا ہے، مگر غیبت کر کے اپنی نیکیاں دوسروں کو دے کر قیامت کے دن خالی ہاتھ کھڑا ہو گا۔ محنت کی کمائی مفت میں گنوائی۔ میرے مرشدِ ثانی شاہ ابرار الحق صاحب دامت برکاتہم فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے کراچی میں کسی آدمی کی غیبت کی جو کلکتہ میں رہتا ہے تو اس نے اپنی ساری نیکیاں کراچی سے کلکتہ بھیج دیں۔ اگر بہت شوق ہے تو کلکتہ چلے جاؤ اور وہاں جا کر اس کو سمجھاؤ یا خط لکھ دو۔ جس میں کوئی عیب سمجھتے ہو اس کو خط لکھ کر سمجھا دو، اگر وہ مخلص ہے تو امید ہے کہ اپنی غلطی قبول کر لے گا، اگر قبولیت کی امید نہیں ہے تو خط لکھنا بھی واجب نہیں ہے۔

اکابر کی گناہوں سے احتیاط

اب حکیم الامت حضرت تھانوی کا ایک جملہ سن لیں کہ میری ریل کے پاس جب

کوئی دوسری ریل آجاتی ہے تو میں دوسری ریل کی طرف نہیں دیکھتا، منہ دوسری طرف کرلیتا ہوں کیوں کہ ممکن ہے کہ اس ریل میں کوئی زنانہ ڈبہ ہو، ممکن ہے کہ میری نظر ادھر پڑجائے، ممکن ہے کہ ادھر کوئی زبردست ڈیزائن والی حسین ہو اور ممکن ہے کہ نظر ڈالنے کے بعد نفس کی وجہ سے میں نظر ہٹانہ سکوں۔ اللہ والے نظر کی حفاظت کا اتنا خیال رکھتے ہیں کہ اِدھر اُدھر دیکھتے ہی نہیں۔ لہٰذا ریل کے سفر میں اگر کھڑکی کے سامنے خواتین ہوں تو کھڑکی سے دوسری طرف منہ کرلو، اپنی پیٹھ خواتین کی طرف کرلو۔

حقانیتِ اسلام کی دلیل

آج دل میں تقاضا تھا کہ غیبت کے بارے میں اسلام کی حقانیت بیان کروں۔ اسلام کے سچا مذہب ہونے کی یہی دلیل ہے کہ انسانی نفسیات اور آبرو کی جتنی رعایت اسلام نے رکھی ہے اتنی رعایت کسی دوسرے مذہب میں نہیں پاؤ گے، اگر اسلام سچا اور آسمانی مذہب نہ ہوتا تو انسان کی بین الاقوامی عقل یہی طے کرتی کہ جس لڑکے کے ساتھ بد فعلی کی تھی اور اب وہ ڈپٹی کمشنر ہے تو جاکر ڈی سی صاحب سے کہو کہ جناب فرسٹ ایئر میں جو غلطی ہوئی تھی اسے معاف کردیں، اگر لڑکیوں کے ساتھ کالج میں گڑبڑ کی تھی تو معافی مانگتے اور کہتے کہ ضرور معافی مانگنا چاہیے کیوں کہ ہم نے ایک مسلمان خاتون کو یا مسلمان لڑکے کو بے عزت کیا ہے۔ دنیاوی قانون ہوتا تو وہ قانون معافی مانگنے کے لیے کہتا، مگر یہ اللہ کا مذہب ہے، اللہ کا قانون ہے کہ اللہ نے اپنے غلاموں کی، اپنی بندیوں اور بندوں کی آبرو کا کتنا خیال کیا ہے، کوئی سوچ بھی نہیں سکتا کہ اللہ تعالیٰ کے کرم کی کیا شان ہے۔

تصویر کی حرمت پر ایک عظیم الشان مضمون

رنگون میں مجھ سے پوچھا گیا کہ اسلام میں تصویر کیوں حرام ہے؟ اگر آج اولیاء اللہ کی تصویریں ہوتیں تو ہم ان سے برکت لیتے، اسی طرح تصویریں ہمارے باپ دادوں کی نشانی ہوتیں۔ میں نے عرض کیا کہ اسلام میں دفعِ مضرت مقدم ہے جلبِ منفعت پر یعنی نفع کھینچنے سے مقدم ہے کہ نقصان کو دفع کیا جائے۔ چناں چہ قرآنِ پاک میں اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے فرمایا:

حَرِيۡصٌ عَلَيۡكُمۡ اے کافرو! میرا نبی تم پر حریص ہے، لالچی ہے۔ مگر تمہاری جیب کا لالچی نہیں ہے، تفسیر روح المعانی میں اس کی تفسیر یہ لکھی ہے: حَرِيۡصٌ عَلٰى اِيۡمَانِكُمۡ وَ صَلَاحِ شَأۡنِكُمۡ میرا نبی تم پر حریص ہے، مگر تمہارے مال و دولت کا حریص نہیں ہے حَرِيۡصٌ عَلٰى اِيۡمَانِكُمۡ وَ صَلَاحِ شَأۡنِكُمۡ[۳] تمہارے ایمان پر اور تمہاری حالت کی درستگی پر حریص ہے کہ تم اللہ والے بن جاؤ۔ میرے نبی کی یہ رحمت تو کافروں کے لیے ہے لیکن مومنین کے لیے تو ان کی کچھ اور ہی شان ہے بِالۡمُؤۡمِنِيۡنَ رَءُوۡفٌ رَّحِيۡمٌ مومنین پر رءوف بھی ہیں اور رحیم بھی ہیں، رؤف کے معنیٰ ہیں کہ امت کو نقصان دینے والے اعمال کو حرام فرمانا۔

سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِذَا رَأَيۡتُمُ الَّذِيۡنَ يَعۡمَلُوۡنَ عَمَلَ قَوۡمِ لُوۡطٍ فَاقۡتُلُوا الۡفَاعِلَ وَ الۡمَفۡعُوۡلَ كِلَيۡهِمَا[۴] جب تم دیکھو کہ مرد مرد کے ساتھ بد فعلی کر رہے ہوں، حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کے زمانے کی بد فعلیاں ہو رہی ہوں تو فاعل کو بھی قتل کر دو اور مفعول کو بھی قتل کر دو۔ لیکن اسلامی حکومت اس کام کو کرے گی، عام لوگوں کو یہ اختیار نہیں دیا جائے گا ورنہ فتنہ اور فساد پیدا ہو جائے گا۔ ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعالمین ہیں، اس لیے اگر فائدہ نہیں ہوتا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم قتل کا حکم کیوں دیتے؟

دو اسمائے حسنہ رءوف و رحیم کی عالمانہ تشریح

آیت بِالۡمُؤۡمِنِيۡنَ رَءُوۡفٌ رَّحِيۡمٌ میں رءوف رحیم سے مقدم ہے یا نہیں؟ پہلے رءوف ہے پھر رحیم ہے۔ تو علامہ آلوسی السید محمود بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رءوف رافت سے ہے، رافت کے معنیٰ ہیں دفعِ مضرت۔ یعنی میرا نبی امت کو نقصان پہنچانے والے اعمال سے دور رکھتا ہے، چاہے جسمانی تکلیف ہو یا روحانی، یہاں تک جب حضرت علی

۳؎ روح المعانی: ۱۱/۵۲، التوبۃ (۱۲۸)، دار احیاء التراث، بیروت

۴؎ سنن الترمذی: ۱/۲۷۰، باب ما جاء فی حد اللوطی، ایچ ایم سعید

رضی اللہ عنہ کی آنکھ دُکھنے آئیں تو آپ نے فرمایا کہ اے علی! آج کل کھجور مت کھاؤ کیوں کہ کھجور گرم ہوتی ہے، تمہاری آنکھیں سرخ ہو رہی ہیں۔ تو یہ پرہیز بتانا دفعِ ضرر ہے یا نہیں؟

اور رحیم رحمت سے ہے، رحمت سے مراد جلبِ منفعت ہے، تو دفعِ مضرت مقدم ہے، نقصان کو دور کرنا پہلے ہے اور نفع حاصل کرنا بعد میں ہے۔ جیسے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ میں غیر اللہ سے جان بچانا دفعِ ضرر ہے کیوں کہ باطل خدا پر ایمان لانے سے تمہارے ایمان کو نقصان پہنچ جائے گا تو کلمہ میں لا الٰہ مقدم ہے کہ غیر اللہ سے دل مت لگاؤ کیوں کہ یہ تمہارے لیے مضر ہے، پہلے غیر اللہ کو نکالو۔

نکالو یاد حسینوں کی دل سے اے مجذوبؔ
خدا کا گھر پئے عشقِ بتاں نہیں ہوتا

غیر اللہ سے جان بچاتے رہو، اللہ سے چپکاتے رہو، یہ حاصلِ کلمہ ہے۔ لا الٰہ الا اللہ کا یہ عاشقانہ ترجمہ شاید ہی کہیں پاؤ گے، لفظ شاید یاد رکھنا ورنہ شیطان دل میں بدگمانی ڈال دے گا۔ غیر اللہ سے جان کو چھڑاتے رہو، اللہ سے دل کو چپکاتے رہو، کلمہ میں دفعِ ضرر کو مقدم کیا گیا ہے، معلوم ہوا کہ اسلام کا قانون یہی ہے کہ دفعِ ضرر کو مقدم کیا جاتا ہے۔ ہمارے ایمان کی بنیاد، کلمہ کی بنیاد دفعِ ضرر سے شروع ہوتی ہے۔ اسلام کی بنیاد اور کلمہ کا ابتدائیہ، نقطۂ آغاز دفعِ ضرر سے شروع ہوا یعنی پہلے دل سے غیر اللہ کو نکالو۔

تصویر کشی کے مفاسد

تو میں نے رنگون میں تصویر سے متعلق اس سائل کو جو جواب دیا، اس سے پہلے ذہن میں کبھی یہ جواب نہیں آیا تھا، اللہ تعالیٰ نے اچانک آبرو رکھ لی اور میرے کشکول میں جواب عطا فرما دیا۔ بات یہ ہے کہ تصویروں میں کچھ فائدے تھے کہ آج صحابہ کی شکلیں سامنے ہوتیں مگر ضرر اتنا زیادہ ہے جس کی کوئی تلافی نہیں، تصویروں سے عظیم نقصان تھا۔ اب اس کی مثال سن لو، آپ کے رنگون کا ایک مسلمان لڑکا لندن جاتا ہے، برطانیہ کی آکسفورڈ یونی ورسٹی میں پڑھتا ہے، جوانی ہے، دیندار بھی نہیں ہے، وہاں ایک انگریز لڑکی سے لپٹ گیا اور لڑکی بھی لپٹ گئی۔ اسی لیے حسن اور عشق میں فاصلہ رکھنا پڑتا ہے کیوں کہ دونوں میں میگنٹ

ہے، نظر کے حرام ہونے کی وجہ یہی ہے کہ عشق میں بھی میگنٹ ہے، مقناطیس ہے اور حسن میں بھی مقناطیس ہے اور جب دو مقناطیس قریب ہو جائیں گے تو چمٹنے کا خطرہ ہو جاتا ہے، اگر نہ بھی چمٹے، فاصلہ رکھا مگر میگنیٹ کے ٹارگٹ پر ہے، جیسے مقناطیس لوہے کی اٹھنّی کے قریب ہے تو جیسے مقناطیس ہلاؤ گے اٹھنی بھی ویسے ہی ناچے گی، حسن کے ہاتھ میں عشق ناچتا ہے، پریشان رہتا ہے۔ حسن عشق کو پریشان رکھتا ہے لیکن اگر اس کے ٹارگٹ سے آگے بڑھ جاؤ تو سکون سے رہو گے لہٰذا جب حسینوں سے کہیں سامنا ہو جائے تو جلدی سے آگے بڑھ جاؤ، ان کے ٹارگٹ پر نہ رہو، حسن اور عشق میں فاصلے رکھو۔

تو میں نے کہا کہ دیکھو، آپ کا لڑکا اور آپ کی لڑکی برطانیہ پڑھنے گئے، آکسفورڈ یونی ورسٹی میں انہوں نے ایم ایس اور بڑی بڑی ڈگریاں لے لیں مگر نماز نہ روزہ، کسی انگریز لڑکی کے ساتھ مسلمان لڑکا لپٹا ہوا ہے اور وہاں کچھ برا نہیں ہے۔ میں نے برطانیہ کی سڑکوں پر اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ ایک مرد آرہا ہے اور ایک عورت آرہی ہے، دونوں آمنے سامنے ہوئے، ایک دوسرے کا بوسہ لیا اور پھر گڈ مارننگ کر کے چلے گئے، کوئی احساس ہی نہیں ہے، یہ ان کی سوسائٹی میں داخل ہے، اگر سڑکوں پر زنا ہو رہا ہے اور دونوں راضی ہیں تو پولیس کچھ نہیں کہہ سکتی لیکن اگر سڑکوں پر کوئی پیشاب کرلے تو گرفتار ہو جاتا ہے، پانچ سو پونڈ جرمانہ لگ جاتا ہے۔

اب وہ لڑکا اور لڑکی آپس میں لپٹے ہوئے ہیں کہ رنگون کے دوسرے لڑکے نے اس منظر کو فلم میں لے لیا، تصویر بنالی۔ اس کے بعد وہ لڑکا کسی شیخ سے مرید ہو گیا، اللہ اللہ کیا، تہجد پڑھی گناہ چھوڑے، حج کر آیا، اتنے اونچے درجہ پر پہنچ گیا کہ اپنے شیخ کا خلیفہ ہو گیا، صاحبِ نسبت اور اللہ والا ہو گیا، ایک لاکھ مریدوں کو مراقبہ کرا رہا ہے، اللہ کا نام سکھا رہا ہے، اتنے میں اس کا کلاس فیلو آیا، اس نے اس کی جوانی والی تصویر کو اور بڑے سائز میں کر دیا۔ اب وہ ظالم حسد میں اس کی ماضی کے زمانے کی انگریز لڑکی کے ساتھ نامناسب حرکت والے فوٹو سب کو دکھا رہا ہے۔

بتاؤ! اس سے اللہ کے ولی کی آبرو کو کتنا نقصان پہنچتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اپنے غلاموں کی آبرو کے تحفظ کے لیے تصویر کو حرام فرما کر ماضی کے گناہوں کی دستاویزات کو ختم

کر دیا۔ اللہ کے اس احسان پر جان بھی قربان کر دیں تو بھی حق ادا نہیں ہو سکتا۔

صحت مند رہنے کے لیے محنت کی اہمیت

اسلام کے حق ہونے کی یہی دلیل ہے کہ اسلام دفعِ ضرر کو مقدم رکھتا ہے۔ اگر کسی کو سنکھیا، ہیروئن یا زہر کھانے کی عادت ہے تو پہلے زہر سے بچایا جاتا ہے، زہر چھوڑ دے گا تو سوکھی روٹی سے بھی تندرست ہو جائے گا بلکہ بریانی کھانے والوں سے زیادہ لال ہو جائے گا، مزدوروں کو دیکھ لو، ٹماٹر کی چٹنی روٹی کھا کر کیسے لال رہتے ہیں اور مال داروں کو دیکھ لو کہ بریانی اور پلاؤ کھا کر بلغم کا مادہ بڑھ جاتا ہے اور کوئی نہ کوئی بیماری رہتی ہے، اللہ تعالیٰ نے ہم کو مشقت میں پیدا فرمایا ہے۔ آج کل جو یہ دل کی بیماریاں زیادہ ہو رہی ہیں، یہ ایئر کنڈیشن اور آرام کی وجہ سے ہو رہی ہیں کیوں کہ محنت ہے نہیں، پیٹ اور زبان وہی ہے، مرغن پلاؤ، بریانی کھانے کی عادت ہے مگر محنت کی عادت نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں لَقَدۡ خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ فِیۡ کَبَدٍ ہم نے انسان کو مشقت میں پیدا کیا ہے۔[۵]

کَبَدٍ کے معنیٰ ہیں مشقت اور کَبِدٍ کے معنیٰ ہیں جگر، جو مشقت میں رہے گا تو اس کا جگر بھی صحیح رہے گا۔ جو لوگ مشقت زیادہ کرتے ہیں، چلتے پھرتے زیادہ ہیں، دوڑتے زیادہ ہیں وہ مکھن انڈہ بھی کھا لیں تو جل کر خاک ہو جاتا ہے، ان کی مشقت ان کی چربی سے یہ اعلان کرتی ہے ؎

جلا کے خاک نہ کر دوں تو داغ نام نہیں

اب بیماریاں اسی لیے بڑھتی جا رہی ہیں کیوں کہ آرام زیادہ ہے اور مشقت کم۔ میں نے ایک عرب کو بتایا کہ اگر تم چاہتے ہو تمہارا کبد صحیح رہے یعنی جگر صحیح کام کرے، خون زیادہ بلغم نہ بنائے، ہر خِلط کو اعتدال کے ساتھ پیدا کرے، صفرا، خون، بلغم اور سودا یہ چاروں اخلاطِ اربع کہلاتے ہیں، اگر ان میں اعتدال چاہتے ہو تو مشقت میں رہو کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ہم نے انسان کو مشقت کے ساتھ پیدا فرمایا ہے۔ لہٰذا اتنی مشقت کرو کہ مشقت میں

۵؎ البلد:۴

ڈوب جاؤ، جو کَبَدٍ یعنی مشقت میں رہے گا اس کا کَبِدٍ یعنی جگر صحیح کام کرے گا۔

اللہ تعالیٰ سے خوشیاں طلب کرنے کا انوکھا عنوان

جب اللہ تعالیٰ سے کوئی خوشی کی دعا مانگو تو ایک دعا کا عنوان اختر سکھاتا ہے اور یہ کہاں سے سکھاتا ہے؟ کیوں کہ میں بھی سکھایا گیا ہوں۔ اگر آپ کا دل چاہتا ہے کہ آپ لوگوں کی خوشی کے جتنے مقاصد ہیں وہ پورے ہوجائیں، تو اللہ تعالیٰ سے عرض کرو کہ اے اللہ! ہم اپنی نالائقیوں سے آپ کو خوش نہیں کرسکے، ہم اپنی نالائقیوں سے، نفس کے کمینہ پن سے، اپنی غیر شریفانہ حرکات سے، اپنی بشری کمزوریوں سے آپ کو خوش نہیں کرسکے۔ لیکن اگر ہم آپ کو خوش نہیں کرسکے تو آپ ہماری خوشیوں سے بے نیاز ہیں، آپ اپنے کرم سے ہمیں خوش کرکے خوشیاں دے دیجیے تو آپ کا احسان ہوگا۔ کیوں کہ آپ ہماری طرف سے خوشیوں سے بے نیاز ہیں لیکن ہم آپ کی طرف سے عطائے خوشی کے محتاج ہیں۔ بتایئے! کیسا مضمون ہے کہ ہم اپنی نالائقیوں سے آپ کو خوش نہیں کرسکے لیکن اگر آپ ہمیں خوش نہیں کریں گے تو دنیا میں آپ کے سوا ہمارا کوئی نہیں ہے۔ ہم تو اپنی نالائقیوں کی وجہ سے آپ کو خوش تو نہیں کرسکے لیکن آپ ہماری خوشیوں سے بے نیاز ہیں اور ہم آپ کی طرف سے عطائے خوشی کے محتاج ہیں۔ اس لیے آپ ہمارے اچھے اچھے مقاصد میں کامیاب فرما کر ہم کو خوش کردیجیے کیوں کہ آپ اللہ ہیں اور بہت بڑے مولیٰ ہیں، ہم تصور بھی نہیں کرسکتے کہ آپ ہماری طرف سے خوشیوں کے انتظار میں ہیں، آپ کو ہماری خوشی کی کوئی ضرورت نہیں، اگر ہم آپ کو خوش کرتے تو یہ ہماری شرافت ہوتی، ہم اپنے لائق اعمال سے آپ کے شریف اور لائق بندے ہوتے، مگر ہم سے نالائقیاں ہوگئیں جس کی ہم معافی چاہتے ہیں۔ مگر ایسا نہ ہو کہ ہماری نالائقیوں کی وجہ سے آپ ہماری خوشیوں کی تکمیل نہ فرمائیں۔ اس لیے یہ دعا یاد کرلیں کہ اللہ ہم تو اپنی کمزوریوں اور نالائقیوں کی وجہ سے آپ کو خوش نہیں کرسکے لیکن آپ اپنی رحمت سے ہمارے تمام خوشیوں کے نیک نیک ارادوں میں ہمیں کامیاب فرمادیجیے۔

بس میرا مضمون ختم ہوا۔ یہ اس شخص کی تقریر ہے جس کی طبیعت کی ناسازی کا اعلان کیا گیا تھا مگر اس ناساز کا اپنے دوستوں کے ساتھ ساز باز کیسا رہا؟ میری طبیعت ناساز صحیح

لیکن آپ لوگوں کے ساتھ کچھ ساز باز ہو گیا یا نہیں؟ آج ایسا مضمون بیان ہوا ہے جو بہت ہی اہم ہے کہ اللہ کے حضور گناہوں سے معافی دو طریقوں سے مانگو کہ اے اللہ! آپ کے حق میں ہم سے جو نالائقیاں ہوئیں مثلاً نماز روزہ میں کمی وغیرہ تو آپ تو ہماری عبادتوں سے بے نیاز ہیں، اس کمی پر ہم کو معاف کر دیجیے اور اگر نماز، روزہ، زکوٰۃ وغیرہ وقت پر ادا ہونے سے رہ گئے اس کی قضا ادا کرنے کی ہمت و توفیق دے دیجیے، لیکن آپ کی مخلوق کو جو ہم سے ایذا پہنچی ہے تو ان کو ہمارے تین قل شریف کا ثواب دے کر قیامت کے دن ان سے ہمارا راضی نامہ کرا دیجیے گا، یہ دعا ہمیشہ کرو، جس کی عربی یہ ہے: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا وَ تَکَفَّلْ بِرِضَاءِ خُصُوْمِنَا اے اللہ! ہمارے گناہوں کو معاف فرما اور ہمارے فریقوں کو جن کا حق ہم سے رہ گیا اور ہم ادا نہیں کر سکے، اب مجبوری ہے، پیسہ ہی نہیں ہے یا ان کا انتقال ہو گیا یا ان سے ملنا مشکل ہے تو اللہ تعالیٰ اپنی اس مخلوق کو جس پر ہم سے زیادتی ہوئی آپ قیامت کے دن ہمارے تینوں قل کا ثواب دے کر قیامت کے دن ان سب کا راضی نامہ کرا دینے کی کفالت قبول فرمالیجیے۔ اور آپ کے حقوق میں بھی ہم مجرم ہیں، اپنا حق معاف کرنا آپ کے لیے آسان ہے لہٰذا ہمارے ذمے جو نماز روزہ قضا ہے اس کو ادا کرنے کی توفیق و ہمت عطا فرما دیجیے۔

بس اب دعا کر لیجیے اللہ پاک ہم سب کو تقویٰ والی حیات نصیب فرمائے۔ دعاؤں کے اس پرچے میں جو لکھا ہے اور جو ہمارے دلوں میں ہے ہماری تمام جائز حاجتوں کو اپنی رحمت سے بلا استحقاق پوری فرما دے، تمام جائز حاجتوں کو پورا فرما دے اور ہر مشکل کو حل فرما دے، اپنے کرم سے ہماری تمام مشکلات کو حل فرما دیجیے اور تمام نیک ارادوں میں بامراد فرما کر اپنا بنا کر پھر دنیا سے اٹھائیے۔ میرے مالک سر سے پیر تک ہمارا روحانی بیوٹی پارلر کر دیجیے، ہم اس حالت میں آپ کے سامنے حاضر ہوں کہ آپ ہم کو دیکھ کر خوشی سے مسکرائیں اور شاباشی دیں۔ اب ایک دعا اور کر لیں اَللّٰھُمَّ اَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَّارْزُقْنَا اتِّبَاعَہٗ وَاَرِنَا الْبَاطِلَ بَاطِلًا وَّارْزُقْنَا اجْتِنَابَہٗ۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

اس وعظ سے کامل نفع حاصل کرنے کے لیے یہ دستور العمل کیمیا اثر رکھتا ہے

دستور العمل

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

وہ دستور العمل جو دل پر سے پردے اٹھاتا ہے، جس کے چند اجزاء ہیں، ایک تو کتابیں دیکھنا یا سننا۔ دوسرے مسائل دریافت کرتے رہنا۔ تیسرے اہل اللہ کے پاس آنا جانا اور اگر ان کی خدمت میں آمد ورفت نہ ہوسکے تو بجائے ان کی صحبت کے ایسے بزرگوں کی حکایات و ملفوظات ہی کا مطالعہ کرو یا سن لیا کرو اور اگر تھوڑی دیر ذکر اللہ بھی کرلیا کرو تو یہ اصلاحِ قلب میں بہت ہی معین ہے اور اسی ذکر کے وقت میں سے کچھ وقت محاسبہ کے لیے نکال لو جس میں اپنے نفس سے اس طرح باتیں کرو کہ:

”اے نفس! ایک دن دنیا سے جانا ہے۔ موت بھی آنے والی ہے۔ اُس وقت یہ سب مال و دولت یہیں رہ جائے گا۔ بیوی بچے سب تجھے چھوڑ دیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ سے واسطہ پڑے گا۔ اگر تیرے پاس نیک اعمال زیادہ ہوئے تو بخشا جائے گا اور گناہ زیادہ ہوئے تو جہنم کا عذاب بھگتنا پڑے گا جو برداشت کے قابل نہیں ہے۔ اس لیے تو اپنے انجام کو سوچ اور آخرت کے لیے کچھ سامان کر۔ عمر بڑی قیمتی دولت ہے۔ اس کو فضول رائیگاں مت برباد کر۔ مرنے کے بعد تو اُس کی تمنا کرے گا کہ کاش! میں کچھ نیک عمل کرلوں جس سے مغفرت ہوجائے۔ مگر اس وقت تجھے یہ حسرت مفید نہ ہوگی۔ پس زندگی کو غنیمت سمجھ کر اس وقت اپنی مغفرت کا سامان کرلے۔“

❁❁❁❁

اصلاح کا آسان نسخہ

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

دو رکعت نفل نماز توبہ کی نیت سے پڑھ کر یہ دعا مانگو:

"اے اللہ! میں آپ کا سخت نافرمان بندہ ہوں۔ میں فرماں برداری کا ارادہ کرتا ہوں مگر میرے ارادے سے کچھ نہیں ہوتا اور آپ کے ارادے سے سب کچھ ہو سکتا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ میری اصلاح ہو مگر ہمت نہیں ہوتی۔ آپ ہی کے اختیار میں ہے میری اصلاح۔ اے اللہ! میں سخت نالائق ہوں، سخت خبیث ہوں، سخت گناہ گار ہوں، میں تو عاجز ہو رہا ہوں، آپ ہی میری مدد فرمایئے۔ میرا قلب ضعیف ہے۔ گناہوں سے بچنے کی قوت نہیں ہے، آپ ہی قوت دیجیے۔ میرے پاس کوئی سامانِ نجات نہیں، آپ ہی غیب سے میری نجات کا سامان پیدا کر دیجیے۔ اے اللہ! جو گناہ میں نے اب تک کیے ہیں، انہیں آپ اپنی رحمت سے معاف فرمایئے۔ گو میں یہ نہیں کہتا کہ آیندہ ان گناہوں کو نہ کروں گا، میں جانتا ہوں کہ آیندہ پھر کروں گا، لیکن پھر معاف کرا لوں گا۔"

غرض اسی طرح سے روزانہ اپنے گناہوں کی معافی اور عجز کا اقرار، اپنی اصلاح کی دعا اور اپنی نالائقی کو خوب اپنی زبان سے کہہ لیا کرو۔ صرف دس منٹ روزانہ یہ کام کر لیا کرو۔ لو بھائی دوا بھی مت پیو۔ بدپرہیزی بھی مت چھوڑو۔ صرف اس تھوڑے سے نمک کا استعمال سوتے وقت کر لیا کرو۔ آپ دیکھیں گے کہ کچھ دن بعد غیب سے ایسا انتظام ہو جائے گا کہ ہمت بھی قوی ہو جائے گی، شان میں بٹہ بھی نہ لگے گا اور دشواریاں بھی پیش نہ آئیں گی۔ غرض غیب سے ایسا سامان ہو جائے گا کہ جو آپ کے ذہن میں بھی نہیں ہے۔

آج کل ایک مرض بہت عام ہے حالاں کہ اس مرض کے بارے میں سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: غیبت زنا سے بھی زیادہ شدید گناہ ہے۔ اس کا شمار ان عظیم گناہوں میں ہوتا ہے جن پر آخرت میں جہنم کی وعید ہے۔ قیامت کے دن غیبت کرنے والے کی نیکیاں اس کو دے دی جائیں گی جس کی غیبت کی گئی ہے۔ غیبت کہتے ہیں کسی کی غیر موجودگی میں اس کا سچا عیب بیان کرنے کو اور بہتان کہتے ہیں کسی پر جھوٹا الزام لگا کر اس کی رسوائی اور برائی بیان کرنے کو۔

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجدد زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے وعظ ''علاج الغیبت'' میں غیبت کے گناہ کی حقیقت، اس سے بچنے کی تدابیر اور اس کی معافی و تلافی کے طریقے نہایت مؤثر اور احسن انداز میں بیان فرمائے ہیں۔ اس وعظ کے مطالعے سے غیبت کے سنگین گناہ کی اہمیت واضح ہوتی ہے اور اللہ کی ناراضگی کا باعث بننے والے اس عملِ بد سے بچنے کے طریقوں کا علم ہوتا ہے۔

AW-121

ناشر

کتب خانہ مظہری